

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

یہ کتاب الجواب مجموعہ حمد و نعت مصنف مولوی علاء الدین صاحب جلالی صاحب

کلام العزائم

صاحب ایمائے تاج و زیشان منشی جوالا پیر شاد صاحب بہتم طبع ہذا بعد تصحیح

درمکھن جوالا پیر شاد صاحب طبع ہذا



# بسم الله الرحمن الرحيم

قلم کو جس گہری حمد الہی کا خیال آیا  
 لرز کر ہو گیا دل بانی بانی تیری ہر سبک  
 جواب جو دے تجکو شرف کر خداوند  
 دل پر وہ عشاق کرتا ہی تو ہی شادان  
 مطیع حکم پر تیرے سدا تحت ہوا تیری  
 کروں گا حشر تک حق کو نہ شکوہ بچ دوں گا

تو میری طبع سے ہر ایک مضمون ہیشال کیا  
 تصور جبکہ عصیان کا بھجواے لایزال کیا  
 کہ تیرے در پہ بخشائش کا میں بیکر سوال آیا  
 ترے دربار نصرت سے نہ کوئی پر ملال آیا  
 خلاف راہ سنت پر ہمیشہ سے وبال آیا  
 اگر تقدیر سے ہنگامہ قرب و وصال آیا

بجھا دیگا جہنم کو سرشک آب عصیان سے

سر حشر الہی گر جلالی کو جلال آیا

لکھ قلم مطلع تو وہ اللہ کی تمہید کا  
 عرصہ وحدت میں رخشان ہو جیتج عشق  
 تابش نور احد کو دیکھ کر قندیل میں

منکشف ہو جس سے عقدہ معنی توحید کا  
 جون قمر دیو کا ہو عالم کو ہلال عید کا  
 کہٹ گیا افلاک پر و تہ بہہ و خورشید کا



کر کے از بر شوقِ دل جو مصحفِ رب العلا  
طورِ دل پر ہوشیا حق اگر جلوہ فگن  
بجِ دل پر کلک قدرت سے پہنگام ازل

مین ہی حافظِ بنگیا ہر آئہ تجید کا  
صورت ہو سے نکالین ہم ہی اسان کا  
دائرہ کہنچا ہے کیا الہیہ کی تشدید کا

توڑ کر غیر تباہن آیا رہ اسلام پر  
حکم جب ہو نچا جلالِ شہزاد کا

تافلہ میرا جو لعلی کے قرین جا اتر  
تم وہ محبوبِ خدا ہو کہ ملک پر تم سے  
سال میں جائز ہستی کے ارادوں مگر تو  
کو بہ کو دوری اٹھانے پہرایا مجھ کو  
منکے شہر و ترے عجاز شفاعت کا بنی  
حسرتیں آئیں زیارات کو ناجی ہو کر  
مہرے ارمان بصد یاس ہی کہتے ہیں  
رنگ لائے دل محروم کے ارمان کی کیا  
دیکھ کر چہرہ محبوب خدا کی تابش  
آپ کی شان میں نازل ہوا لولاک لما  
جوشِ نین مل میں ہوئی طہ کی جو موجِ رحمت  
غیبِ معراج شہادتِ سحر می کا براق

صاف آکھو نہیں اسی کعبہ کا نقشِ اتر  
خاص قرآنِ مہدائے شہِ عالم اتر  
شہ کا لجاے جو پیرا ہن زیب اتر  
آج تک سر سے نہ اچھرنچ سودا اتر  
ہو کے خوش چرخ چہارم سے مسحا اتر  
خانہ دل میں جو محبوب خدا کا اتر  
قرین عاشقِ احمد کا جن ازاد اتر  
ناوک عشقِ نبی سینہ میں جب آ اتر  
حق تو یہ ہے کسرخِ ماد کا جلوا اتر  
جنزنی کسپہ فرماں خدا کا اتر  
پہر نواک بل میں شفاعت کا بین و اتر  
جا کے اک دم میں سرِ عرشِ معلیٰ اتر



تیری صورت کا فوراً ہی نظر من کر  
 بے حجابانہ ہو میں شاہ سے کیا کیا باتیں  
 یا نبی تیری شفاعت کا وسیلہ پا کر  
 تو ہے وہ نور الہی کہ تری صورت کا  
 پیشِ داور میں تیرا لطف سی یا شاہِ ام  
 ہم پہی دیکھیں گے محمد کا جس سال اکرم  
 نے تری ذات ہی یاسین و منزل کو شرف  
 تم گئے خلد میں جہدم تو برائے تعظیم

دیدہ دل میں وہ جب نور سراپا اُترا  
 پردہ وحدت حق ہی شبِ اسرا اُترا  
 دل سے بیاختہ اندیشہ عقبے اُترا  
 نہ کہی خامہ تقدیر سے لفتا اُترا  
 تل کے میزان قیامت میں ہی لپا اُترا  
 گر کہی اوسس رخ پر فوری ہوا اُترا  
 شان میں تھری دئے اور فتد لے اُترا  
 تحت سے مالک فردوس نعلے اُترا

چرخ نے خوب جلالی کو ستایا شاہ  
 حیف پر اوس سے کسی روز نہ بدلا اُترا

یا نبی سارا زمانہ ہے شتا خان تیرا  
 جا بجا تیری نبوت کی خبر دیتا ہے  
 مہر گردون کا شہا اکھ پہ چشمہ رکھ کر  
 کر کے جان تیرے عشق میں یا ائمہ  
 رہو راہ دئے اور فتد لی تو ہے  
 سخت دشوار ہے محشر میں مجھے راہ صراط  
 گریہ بحر نبی سے جو اہیکا طوفان

دل سوسن کو جو کیوں مدد نہ ہر آن تیرا  
 واقف معنی تو حید ہے شران تیرا  
 دیکھتا تھا رخ انور میں تابان تیرا  
 ساتھ لیجاؤ نگاہ میں سر سے ارمان تیرا  
 کیوں نہ مدام ہو پہر ایند سبھان تیرا  
 پلڑا تر نیکو شہا چاہئے داسان تیرا  
 ہم پہی دیکھیں گے ظالم دل گریان تیرا



حرم دل میں نظر آئے خدا کا جاوہ  
یا نبی تیری شفاعت پہ ہر است نازان  
تیری صورت کا مرقع ہے شہا شیشہ دل  
عین وحدت سے تجھے دیکھ کے شاہ لطفا  
ہے مریض غم فرقت کا سیسا تو ہی

گر عقیدہ ہو او ہر زاہد نادان تیرا  
حشر تک سر سے نہ اتر گیا یہ احسان تیرا  
کیون تصور میں نہ آئی رخ تابان تیرا  
محسوس راز ہوا دیدہ عسرفان تیرا  
کیون نہ اکیس ہو آقا مجھے در مان تیرا

تجھ کو اللہ نے محبوب بنایا اپنا

کیون جلالی نہری تابع فرمان تیرا

لیتے ہیں ذوق و شوق میں حضرت کا نام سب  
وحش و طیور جن و بشر اور ملائکہ  
جو کچھ کہا حبیب خدا نے بجا کہا  
سے مصطفیٰ کا فیض عیان کائنات میں  
عالم میں گز پھور ہوتا حضور کا  
نجلو ہی اسے کریم زیارت وہاں کی ہو

کہتے ہیں او نکو شافع خیر الانام سب  
احمد پہ پہنچتے ہیں درود و سلام سب  
مقبول بارگاہ ہے او کا کلام سب  
کیون فیضیاب ہوں نہ یہاں خام سب  
یکساں تھا ہم سب میں حلال و حرام سب  
کرتے ہیں جس مقام پہ جا کر قیام سب

کو شکر کا جام ہو گا جلالی نبی کے ہاتھ

سیراب ہونگے حشر کے دن نشہ کام سب

سب سے بہتر ہے رسول عربی کی خدمت  
خادم احمد مختار اگر ہے اسے دل

کام آئیگی قیامت میں نبی کی خدمت  
چاہئے تجھ کو نہ اب احد کسی کی خدمت



جسکی خدمت کے لئے حور جنان آتی تھیں  
ہند کو چوڑ مدینہ کی زیارت کے لئے  
ہو گا اللہ سے محشر میں بہت شرمندہ  
پہ نہ وہ محبوب خدا ہے کہ شب و روز ملا

بندہ حق تجھے لازم ہے ادب کی خدمت  
کروان ہاشمی و مطلبی کی خدمت  
ہوئی تجھے جو شاہ مدنی کی خدمت  
کی فرشتوں نے اس عالیٰ نسب کی خدمت

ای جلالی جو مقدمہ را یا در ہوتا  
کرتا جا کر میں شہ خوش لقی کی بہت

حق پہ شاکر تھے مہول عربی کی بہت  
ایک توبہ سے گنہ سنیکڑن دہجائی ہیں  
جسکی خاطر سے بتا عرش و فلک لوح و قلم  
پر میر کو یہ حسرت تھی کہ ہم کیوں تھے  
سید اللہ نے کی ختم نبوت مطلق  
امت احمد ہے مگر سب کے فزون

بخشی جایی کی قیامت میں نبی کی امت  
انہیں رکھتی یہ صفت اور کسی کی امت  
امتوں میں ہوئی مرحوم اسی کی امت  
ہاشمی و مدنی مطلبی کی امت  
دن میں اس سید عالیٰ نسب کی امت  
گرچہ مقبول ہی نہیں سہی کی امت

حشر میں آتش دوزخ سے جلالی بے شک  
ہو کی بے خوف غیب بوا عجیب کی امت

کہان تک لکھو نہیں ثنائے محمد  
مریضان الفت کی ہو چارہ سار  
کون شمشاد کی چاہ کیونکر

ہیں بے انتہا ماجرائے محمد  
لگے ہاتھ گر خاک پائے محمد  
بنایا خدا نے گدائے محمد



کلام الہی ہی اک معجزہ ہے	برائے محمد برائے محمد
بہاتی ہے دل کو فضا مینہ	کہ ہوں قبل جانفراے محمد
رہ طاعت حق میں مشغول ہر دم	ہی اتنی ہمیشہ غذاے محمد

پایلی رورقیات جلالی  
جنم سے مجھ کو دلائے محمد

ہے سب سے بڑے ذکر نبی ایخدا الذین	ہم دیکھتے نہیں کوئی اسکے سوا لذین
نام رسول منہ سے نکلتا ہے دہم	پاتا ہوں اسلئے ہیں
جھکو انزل سے مرض ہجر صطفیٰ	خون جگر کو جانتا ہوں میں غذا لذین
تن پیک گیا جب آپ کے سوز فراق سے	تب استخوان جسم ہو میں سے ہما لذین
کہتے ہیں منصفی سے یہ حجاج دہم	آفاق میں ہے چشمہ ز فرم سے کیا لذین
یہ اب ہوں جو مشریت دیدار سے دہم	بجھین شہا طیب کی کہ کیا دوا لذین

احمد کی نعت کا ہی جلالی دہم شوق  
پیر کیوں نہ ہو سخن کا مرے ذایقا لذین

نہ محمد کو کہی خواب میں دیکھا ہرگز	جف پوری نہولی دلی تمنا ہرگز
سلسلہ دل کا ہوا گیسو اٹھو اگر	حشر تک دور نہو گا مرا سوا ہرگز
ہند سے چلے مدینہ میں ہر دم نکل	خاک برباد نہویاں مگر مولا ہرگز
ہی طلبگار شفاعت جو وہاں ہو	غیر کا عشق نکرا دل شیدا ہرگز



آپ کے ہجر میں کیا ضبط ہے اللہ اللہ  
خوف محشر کا ہے یا شاہ ہنہاظرہ

ہوا مہندہ سے کوئی شکوہ بجا ہرگز  
ہوئی دل کو نہ مری خواہش دنیا ہرگز

اپنے محبوب صدق سے جلالی کو خدا  
کچھو عالم میں نہ محتاج کسیکا ہرگز

ہر چند یا رسول ہے ایمان کی احتیاط  
دشمن کی دشمنی کا کیا خوف یا نبی  
ازیر ہے دل پہ مصحف رضا مصطفیٰ  
وامان دل پہ غرقیت احمد سے تازمار  
روز وصال کی ہفت تاشہ عرب  
تن ناتوان و زار ہے شاہ افراق میں

پر ہو سکے گی حیف نہ شیطان کی احتیاط  
خالق کے اختیار ہے انسان کی احتیاط  
کرتا ہوں روز شب اسی قرآن کی احتیاط  
وحشت میں کیا موجب گریبان کی احتیاط  
منظوریوں نہیں شب ہجران کی احتیاط  
جان غم میں گہل رہی ہی نہیں جانکی احتیاط

یاد رہی سے دل کو جلالی بسا کے ہم  
کرتے ہیں خوب خاند ویران کی احتیاط

ملا ہے نعت نبی میں ثواب کا موقع  
نہیں ہو دل کو مری کوئی لمحہ بھی حیات  
خوش مشورہ محفل میں شمع سان لوگو  
تو پلے شوق اٹھا کہول آگاہ اعافل  
چھین گے دامن اخوان ہم محشر

بتوں کو وصف میں پایا عذاب کا موقع  
نبی کے ہجر میں ہے اضطراب کا موقع  
کہ یہ مدح رسالت مآب کا موقع  
نہیں ہی منزل شہیدین غراب کا موقع  
جب آئینہ پیش آفتاب کا موقع



لکھایا کلمہ طیب کفن میں یون ہم نے | کہ قبر میں ہے سوال و جواب کا موقع

سنبھل سنبھل کے جلالی قلم اٹھاپنا  
کہ نعت شہر میں نہیں ہر شتاب کا موقع

کبھی خوش ہو کے مدینہ میں نہ پہنچا صدف	رہ گیا بستر غم پر میں تڑپتا صدف
خشب فرقت کی سیاہی میں کچھ نہ بکھو	روضہ احمد مختار نہ کھا صدف
کام آیا نہ مدینہ کے سفر میں کوئی	جلدے چوڑے ساتھ پہنچا صدف
دور نظر من سے ہیں دیدار دکھایا ہوا	چشم مشتاق کی نکل نہ تمنا صدف
احمد پاک کی ہون دید سے اب تک محروم	یاوری دیتا نہیں میرا صدف
سحر کے داغ اٹھاؤں میں کہانت کا دل پر	سخت شکل میں ہے چاہی شہلا صدف

چھا گیا میری نگاہوں میں جلالی اندھیر  
نظر آیا نہ کبھی شاہ کا جلو صدف

ہر بابا کا شش بہانت کم	جسم و جان از خود قربانت کم
نور تو در چشم دل نیم ز غور	بالیقین گریا دہر آنت کم
کن نظر از چشم الفت سوسن	ناکرا ای ہمد فدا جانت کم
گر مرا سودا بجز خود دہی	چاک در وحشت گیر جانت کم
کہہ اجل آید اگر در عشق تو	نذر این سرمایہ جانت کم
بار یا ہم تا حضور مصطفیٰ	اگر تصدیق دین ایمانت کم



لہہ پیام وصل تو شنوم اگر  
 تو مرا بسیار نعمت میدہد  
 از بتان کفر گر تو بہ کنی  
 بایہ دین نیست یار نیک من  
 آن شکستم وعدہ قالو ملا  
 از رہ صدق و صفا گشتم اگر

دبدم از شوق ارامت کنم  
 تا کجا ہر شکر احسانت کنم  
 در حرم اسے دل تسلیمت کنم  
 خود ہی دستم چہ سامانت کنم  
 اگر فراموش عہد و پیمانت کنم  
 ما سوائے خود چہ نقصانت کنم

بوج رحمت ہر جلالی کن روان  
 تا بجای پس نماز عھیانت کنم

حضرت کی شفاعت پہ جو آتر ہوئی ہین  
 دنیا میں جو رکھتے ہین صدال نہی  
 دکھلائی گئے کیا حشر میں ہنہ اپنی خدا کو  
 کیونکر تروتازہ ہونہاں گل مقصد  
 میں غوار کہیں اونکو ٹھکانا ہین ملتا  
 گستاخ ہوئی شان محمدین جو بیدین  
 دکھلاؤ جمال نرج تابان شہ عالم

کب ہول قیامت وہ گہرا ہوئی ہین  
 شاید وہ غرازیں سکے بہکا ہوئی ہین  
 ہم شامت اعمال ہر شرماک ہوئی ہین  
 تھے دل میں جو ارمان مہر جا ہوئی ہین  
 جو درگاہ احمد سے نکلوائے ہوئی ہین  
 وہ اپنی گناہوں کی سزا پائے ہوئی ہین  
 ہم طول شب بھر گناہے ہوئی ہین

کیون درمی احمدین نہ مضطرب ہون جلالی  
 ہم درد غم عیس کا دکھ پا ہوئی ہین



جور فعت ہے مزار شاہ دین کو  
 برائے خدمت سردار عالم  
 خدا اک بار دکھلائے دینہ  
 نہ سوچی دونکی گردن کو مطلق  
 کہیں سنگ درخیر الورائے پر  
 سنے گر مرزہ وصل غمہ دین  
 کہنے دل میں شبیہ نور احمد  
 عطا کی مسند قوسین و ادلی  
 حضور شاہ کی گرہ حضور  
 لکھی سمت میں کیون غمہ کی مدلی  
 الہی دل سو عشق مصلوین  
 خبر لو یا شفیع المذنبینہ

وہ رتبہ ہو کہاں معین کو  
 ہوا فرمان حق روح الامین کو  
 تو ہو ہر بار کوع اپنا دین کو  
 اگر دیکھے عرب کی سر زمین کو  
 کہوں ایکاش میں جبین کو  
 تو راحت ہو دل اندوگین کو  
 یہ جہت ہی نگاہ دور بین کو  
 خدا ہے اس شہ عرش نشین کو  
 تو بیشک پہنہ ہر گز دل کہین کو  
 ہو کیا خامہ نقاش چین کو  
 مشارق خواہش نفس لعین کو  
 کہ اپنا چاہتا نہیں ہمین کو

جلالی نعت لکھ لکھ کر و شاد  
 حبیب فاس رب العالمین کو

غزل نعتیہ

ہو کیوں خاتمہ بہتر مہار یا رسول اللہ  
 خدا ہی ہو شفاعت کا اشار یا رسول اللہ

ہمیں ہی عشق ہو دل سے تمہارا یا رسول اللہ  
 دے جب حشر میں امت شرارناؤں کو



نہیں ہم یار ہیں خاموش لیکن آپ پر ملو  
 جدائی سے تہائی کل نہیں پتی کہیں  
 نکل کر بندے کیونکر زیارت ہو بندہ کی  
 یہاں فکر معیشت نے دگرگون میری حالت  
 نہایت جلوہ دیدار کی مشتاق ہیں بچھڑ  
 کوئی تدبیر تہلا دو براے نفس امارہ  
 پیسے کی گت سیانہ گرداب تغافل میں  
 سنبھلنا عالم وحشت خواب شوہر میرا  
 مقام منزل مقصود تک اتورسانی ہو  
 شب معراج کس شوق اور کس نازک خراچی  
 تواری نور سے حق کو کیسے ساتیں فلک و تر  
 کیا تک صدمہ فرقت دکھائی کیون نہیں  
 لاجب آپ کے میزان الفت میں نہ کم ظلا  
 شری اسلام کا شکر گروہ کفر و شر گشکر  
 کی خاطر محزون پریشان انتشاریو  
 ہر مین مل شکلیں اسکی کہ جیسے تلو شکل مز  
 ستائی ہویت دوری کرداب از روی

ہمارا حال ہے سب آشکارا یا رسول اللہ  
 ٹرپتا ہوئیں راتوں غم کا مارا یا رسول اللہ  
 تقدیر کا ہی گردش میں ستارا یا رسول اللہ  
 بڑی شکل سے ہوتا ہے گدا یا رسول اللہ  
 دکھاؤ اب رخ روشن خدا یا رسول اللہ  
 کہ اس کا فرشتہ نے سر اُٹھا یا رسول اللہ  
 تمہارے دم کا ہی کافی سہارا یا رسول اللہ  
 غم دوری سے دل پارا پارا یا رسول اللہ  
 کہ ہوں راہ سفر کا سخت مارا یا رسول اللہ  
 براق برق بہتا تھا طہرا یا رسول اللہ  
 ہوئے جب عرش پر تم جلوہ آرا یا رسول اللہ  
 کہلا جاتے ہوئیں اس غم میں سارا یا رسول اللہ  
 میرے حق نے مجھے پورا اوتارا یا رسول اللہ  
 نہوں اس میں پر غالب نصارا یا رسول اللہ  
 جو تھے میری بگڑیکو سنوارا یا رسول اللہ  
 محمد نام لے لیکر پکارا یا رسول اللہ  
 تہین سے ہی مریض غم کا چار یا رسول اللہ



<p>بہت ہے ناقوانی ضعف و درپس چھبتک          حشر میں بلاویا ہمیشہ ہند میں رکھو          پڑکتی ہے مہ سینہ میں ہر دم آتش دوری          ترے دریائے مدحت میں نہت کی ہنر غوی          تمہاری زلف کا سودا فواید نہیں فانی</p>	<p>کہاں ہے دو قدم چلنے کا یارا یا رسول اللہ          ہو خود مالک ہمارا کیا اجارا یا رسول اللہ          بنا دل سوز فرقت کا شرار یا رسول اللہ          مگر یہ ہی نہ مانتہ آیاں یا رسول اللہ          کہاں کا ملک ہوتا ہے خسار یا رسول اللہ</p>
--	--

کر گیا ترقی دل ہی شد کی جانب نہ رخ سرگز  
 جلالی گردینہ کو سدا را یا رسول اللہ

<p>یابی دین بدل مہمان ہے محبت تیری          جون تصویر شہا سانسے صورت تیری          بخت جب کہ سرا حال مدینہ واسے          شہ کی الفت مجھے کہتی ہے دلا سا دیکر          تو اٹھ چاہے تو کچھ دور نہیں مجھ حال          دل ہوا سوخت جاگ آتش و درپس کی باب          میں ترے روضہ انوار سے جدا ہوں یا شاہ          خلعت پیر کا ہرگز نہیں لب پر شکوہ          شمشع عشق سے رکتا ہے کہیں رحیم قدیم          لب اہواز شفاعت کے لیے وا ہو بجے</p>	<p>جلوہ منقہ عرش ہے صورت تیری          جب میں جانوں ہو آنسو کو زیبا تیری          خود کہیں دیکھ کے کیا ہو گئی حالت تیری          کیوں ہی بیتاب رہیگی نہ محبت تیری          تیرے آگے نہیں کچھ ہی شرف تیری          صافہ بنکے جب کی شرف تیری          تیرہ مٹی ہے ہنری یا شب فرقت تیری          شمع کا شانہ ہوئی سوزش الفت تیری          کہنہ چہی ہے تیری جانب مجھ الفت تیری          اس بہرہ رسد پہ گنہ کرتی ہے امت تیری</p>
---	---



اکھین پردہ سے شافع محشر باہر	دیر سے راہ کھڑی مکتی ہر اُست تیری
درم داغ جگر کاش مدینہ میں چلین	ہاں ملے دولت کوئین بدولت تیری

گرہ بند

شعلہ نمار سے اُمت کو بچانے کے لئے	پیشی جاتی ہے گنہگار دُسر رحمت تیری
گہٹ چلا سر سے سرگردش افلاک کا زور	بڑھ چلی دل کے بیابان میں حسرت تیری
دل میں رہتا ہر خدا دل سے جلوہ پہ فدا	کیون نہ ہو عابد و معبود کو چاہت تیری
اگر اُمت کی طرقت شعلہ کو وزخ لپکا	تیرے دامن میں چھپا لگی شفاعت تیری
پڑھ لیا دل سے تراکھ طیب سب سے	جب بتوئین ہوئی مشہور نبوت تیری

کیون نہ حور و نین رہی تیرا جلالی چرچا  
نعت کے حسن ہو چکی ہر طبیعت تیری

نعت احمد میں بھی خوب جلالی بیکار	سرجا اصل ملے واہ طبیعت تیری
جس کو لے کر خیمہ لولاک کی الفت ہوگی	مرحمت حشر میں حق ہو ادھی جنت ہوگی
کب نظر آئیگا آنکھوں کو جمال احمد	سما کے دیدہ مشتاق کو حیرت ہوگی
ہوگی آسان پس مرگ لمحہ کی سختی	منظر شوق میں گر شاہ کی صورت ہوگی
جلوہ نور بنی صاف نظر آئے گا	شینہ ملے سے مصفا ہو کہ در ہوگی
صورت باد مدینہ کو پہنچ جاؤں گا	ساہ میں گر قدم شوق کو نہت ہوگی
دور سی شاہ سے جب ہو گا مشک مینہ	گوشہ دل میں سر پہتی ہوئی رحمت ہوگی



جب دکھائینگے جلالی مجھے دیدار ہی  
دل سنبھل جائیگا اور دھوکا ہوگی

آقویں کہنے کو اللہ کی رحمت آئی  
کوچہ شاد میں جہدم سری بیت آئی  
لیکے جسوقت اجل مژدہ رخت آئی  
نزع کے وقت بھی دیدار کی رحمت آئی  
دفعہ پیش نظر شاہ کی صورت آئی  
یاد اُسد م مجھے مولا شب غبت آئی

احمد پاکہ جب سری طبیعت آئی  
تہا حفاظت کے لئے ساتھ ہیوم ارمان  
رماراضی برضا حکم قضا پر حضرت  
مرتے مرتے ہی رہا دیدنی کا ارمان  
ہوں وہ خوش بخت کجب فن ہوا ریلحد  
ہموطن چوڑ گئے قہر میں تہا جہدم

بحرا صد میں جلالی کا جو دل گہرایا  
بیکسی ہر تسی سر تربت آئی

پہر تو صاف آئین نظر نور کی صورت والے  
قلد میں جائینگے حضرت کی محبت والے  
ینگے بھونے ہی ہو تیری رحمت والے  
میں شفاعت کے لکھن شریعت والے  
آئنگے تعظیم بجا لائینگے جنت والے  
اکبر سے ابر کرم چشمہ رحمت والے  
کس مصیبت میں ہیں یہ مصیبت والے

دل کو آئینہ بنالین جو کدورت والے  
ہو کے خوف جہنم سے بروز عرشہ  
بادہ عشق محمد کا پیا جب سافر  
ہول محشر سے ڈرے اُمت عاصی کو نوکر  
دینگے جنت میں جو شہ مژدہ دیدار خدا  
فردا اعمال سے نہ لجا میں جنھیں ساری  
رات کائے نہیں کشتی ہے شہا فرقت کی



چاہ رکھتے ہیں جدائی میں گریبان سحر  
یا رسول عربی ہم شبِ فرقت واسلے

چل جلالی طرفِ روضہ محبوبِ خدا  
کاہلی راہ میں کرتے نہیں جنت والے

ہندہ در تک ای رسول کرو گار آنیکو  
خواب میں دیکھا ہی جلوہ اس رُخ پر نور کا  
آپکے دامن تک اکشتِ غبار آنیکو  
صد مہرِ بحرِ نبی سی ایخدا بعد از فنا  
اب تمہاری بقیہ قرارِ نکو سے ار آنیکو  
حق تعالیٰ لیگا جسدِ نذرِ ذرہ کا عطا  
عاشقوں کو نیک کبیر مزار آنیکو  
ہمدرد ہو: نزدیک و دور شمار آنیکو

ای جلالی عشقِ شہ میں کہل گئی گلہاؤں داغ  
باغِ جنت سے نیم نو بہار آنیکو ہے

غزلِ نعتیہ منشی تہ لائت حسین صنادید اصلِ تجا صلی علیہ وسلم جو بوندِ تلمیذِ حضرت جلالی

تمہارا دیکھ کے جاہ و بلال یا حضرت  
غمِ فراق سے ہون پائمال یا حضرت  
خجل ہوا رخ مہر کا جمال یا حضرت  
کہاں فلک نے اسیرِ بلال یا حضرت  
کہاں خواہش مال و منال یا حضرت  
کہ ہند کی ہے سکونت و بال یا حضرت  
عجیب ہند میں ہے میرا مال یا حضرت  
سخن کی ورنہ کہان تہی مجال یا حضرت

کہاں ای آپکے کوچہ کی ہو نصیب مجھے  
بلاؤ جلدِ مدینہ میں اب برائے خدا  
کیسی فغان کہی گریہ کتان کہی نالان  
تمہاری فیض کا دریا روان ہو سینہ میں



رقم کرنے جو سراپائے افضل و اکرم بزرگ لفظ قرآن چمک دکھاتا ہے کبلی بین جلوہ دیدار کے لئے آنکھیں پھٹا رہا ہے سر سے مرغ جان کو ہتھکین سدا ہر اسوئے عدم عشق میں فنا ہو کر تمہاری شان میں کیا ہے کل ملول ملک تیرے ایک اشدہ سے کوکے دھڑکے دکھائے تو میں رفتار غم شہما کی روش بہائے غم میں جہان و میدہم کیوں آنسو کیا شہید آنکھیں کو فیون نے بے تقصیر	تو ہوزبان سرخاسہ کی لال یا خست تمہارے عارض انور کا حال یا خست گرد بند دکھاؤ خواب میں اپنا جمال یا خست تمہاری گیسوئے پر خم کا بال یا خست تمہارا عاشق صادق بلال یا خست تمہیں خدا نے کیا بیشال یا خست دکھایا اپنے اپنا کمال یا خست اسٹاؤ روز قیامت کی حال یا خست عدم کو تہنہ کیا انتقال یا خست کہان میں آپکے آو عیال یا خست
--	---

نکالنے دل و قسل کھست و ارمان

کہ ہے کمال بائید وصال یا خست

تمہارے

احمد شہزادہ کلزار لغت از تصنیف جناب مولوی سید علاء الدین صاحب عرف سید عمر علی  
صاحب جلالی مطبع حوالہ پراکاش سرٹرین لالہ جوالہ پراکاش صاحب پراکاش مطبع ہذا کے  
انتہام سے شائع ہوا



# اطلاع

واضح ہو کہ اس مطبع میں ہر قسم کی کتابیں اردو - ناگرو  
سنسکرت - فارسی - عربی وغیرہ تہایت خوشخط چھپکراتی ہیں۔  
باتہ فروخت ہوجاتی ہیں اور تاجران کتب کے لئے ہر قسم کی ترغیب  
بہ نسبت اور جگہ کے رعایت ہے جاننے والے خود جانتے ہیں ایسے  
کوئی شہر کے کتب فروش میں کہ جو اس مطبع سے واقف نہیں ہیں  
صاحب جس قسم کی کتاب مثل قصہ جات نظم و نثر یا ناول یا مولودیاں  
کتب وغیرہ چھپوانی منظور ہوں بذریعہ کارڈ جوابی اپنا معاملہ طے کریں۔  
المشاہد کترین جوالا پیر شاد مہتمم مطبع جوالا پیر کاش میٹر محلہ شاہ خاکی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمیدی خالق کن بیان کہ درین ان فیض قرآن سالہ مفیہ خاص و عام یعنی

مكتبة دار الفقه

دار الفقه

بغداد

بتمام بند و گانه المنزله میدار حمت کونین دی حسین اکسید

طبع بمطبع دارالعلوم دیوبند



# السلام

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَامِدًا وَشَاكِرًا لِلَّهِ جَلَّ وَعَلاَ وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا عَلَى سَائِرِ النَّاسِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى عَلَى  
 آلِهِ الَّذِينَ رَضِىَ وَأَرْضَاهُ الَّذِينَ اجْتَبَا بِخَمَلٍ وَكُنَامِ مُحَمَّدٍ نَعَامُ اِس سالہ عقیقہ کے بیان میں مولوی ابعلی صاحب  
 کی خدمت میں بعد سلام سنت الاسلام کو عرض کرتا ہے کہ اِس سالہ عقیقہ کے بیان میں مولوی ابعلی صاحب  
 کی تالیف کہ انہوں نے بہت سی کتابوں سے تلاش کر کے لکھا تھا جسکی تفصیل پر مشکوٰۃ المصابیح  
 مرقاة المفاتیح و حصن حصین و ظفر جلیل و حزر ثمین و مواہب لدنیہ و فتاویٰ قاضی خان شرح سفر السعادت و  
 مشکوٰۃ شیخ عبدالحق و فتاویٰ مجمع البرکات و تحفہ المشتاق فی احکام النکاح و الصداق مولانا حسن علی لکھنوی کی تصنیف  
 و شرح مقدمہ امام عبد اللہ بن عبد الرحمن شافعی کی تصنیف و رسالہ حقیقۃ العقیقہ و شرعۃ الاسلام و مفاتیح  
 الجنان و عینی و تفسیر زاہدی و مفاتیح النجاة و جامع الشی و جامع صغیر سیوطی وغیرہ اِس خاک کی  
 نظر سے گزرا چونکہ رسالہ مذکورہ زبان فارسی میں تھا بلکہ اکثر روایات عربیہ کا ترجمہ ہی نہ تھا اور اکثر  
 مسلمانوں کو اِن مسائل کی حاجت پڑا کرتی ہے سو علماء سے پوچھا کرتے ہیں تو بعضے مقام پر عالم  
 میسر نہیں ہوتے اگر ملے ہی تو کہیں بون ہوتا ہے کہ اُنکے پاس کتاب نہیں ہوتی اور مسائل یا نہیں  
 ہوتے کامل حوالہ روایات کے ساتھ لہذا یواہر بہتر معلوم ہوا کہ اسکو اردو میں لکھ دیا جائے تاکہ ہر پڑھا  
 آدمی ہی اسکو سمجھ لے اور اِن پڑھوں کو سمجھا دیا کرے سو یہ ترجمہ لکھا بارہوی ساتھ ہی مقدمہ  
 علم ہا جرحہا الصلوٰۃ والسلام میں لکھا گیا۔ اور اِس میں جو مطلب مؤلف نے حاشیہ پر لکھا تھا



اسکو مع ترجمہ بچہ رہنے دیا تاکہ اصل کتاب کی غرض نہ فوت ہو۔ اور بعض مطالب جو کسی اور کتب میں نظر آئے وہ بھی اس میں داخل کئے اور اسکام التکون  
الانيق تجمته عجاله الله قيقته في مسائل العقيقه ہے اور  
سجاء باون کے اس میں چار وقتے ہیں۔

مکملہ

پہلا دقیقہ عقیقہ کے لفظ کے معنی میں۔ جانا چاہیے کہ عق کی لفظ جو عین کے زبرد  
فات کی تشدید کے ساتھ ہے اس کے معنی لغت میں پہاڑنا۔ اور لڑکے کی طرف سے قربان کرنا  
بیس کے پیدا ہونے سے پہلے ہفتہ میں اور ما کے پیٹ کے بعد جو لڑکے کے سپر رہتے ہیں دور کرنا  
اور عقیق جو امیر کے وزن پر ہے اور عقیقہ عین کے زیر اور قاف کی تشدید کے ساتھ اور عقیقہ سفینہ کے وزن  
پر ہے انسان اور حیوان کے بچے کو بال۔ اور عقیقہ کے معنی اونٹ کے بچے کو بال کر بھی ہیں اور کبری  
مینڈا پہلے ہفتہ میں لڑکے کو لئے قربان کرین یہ مضمون قاموس اور صراح کا ہے۔ اور سفر السعادت کی شرح  
میں ہے کہ ابو عبیدہ اور امسی وغیرہ علماء کے نزدیک مختار یہ ہے کہ عقیقہ اصل میں اُن بالوں کا  
نام ہے کہ پہلے پہل لڑکے کو سپر جتے ہیں اور پیدا ہونے کے وقت موجود ہوتے ہیں اور اُن بالوں کا  
نام عقیقہ اس واسطے رکھا کہ عق کے معنی پہاڑنا۔ اور یہ بال گوشت اور چمڑا پہاڑ کے ٹکڑے  
ہی ہیں یہاں مجازاً اُس جانور کا نام عقیقہ رکھ دیا جو لڑکے کے لئے ذبح ہوا اس واسطے کہ لڑکے  
کے سر کے بال اُس جانور کے ذبح کا سبب ہیں تو اس سبب سے سبب کا جو نام تہادہ سبب کا  
شہر اسو اب یہ مجاز سی معنی ایسے مشہور ہو گئے کہ عقیقہ کی لفظ بولتے ہی جھٹ پٹ وہ جانور  
جی بوجھا جاتا ہے۔ اور ابن عبد البر نے نقل کی کہ امام احمد نے اس معنی کا انکار کیا اور کہا کہ عق کو معنی  
قطع کے ہیں۔ چنانچہ مان باپ جب اولاد سے قطع کرتے ہیں تو اُس کو عقوق والدین بولتے  
ہیں۔ اور ذبح کے معنی گردن کی رگ کاٹنا تو عقیقہ کو معنی ذبح ٹھہرے۔ عام لفظ کا استعمال خاص  
میں کیا حقیقت العقیقہ میں مغایع الجنان سے نقل کر کے لکھا ہے وہ آئی العقیقہ الساء  
المد بومہ علی ولادہ المولود میت العقیقہ یا لکسن فیہ الشعر الذی می کلد  
علینہ موقد من الناس و البھاشم شمر سمیت الساء بہا الذیمہا  
عند خلقہا فی الیوم السابع کذا فی مختار الصحاح و فی عقد اللالی العقیقہ



بهی از ندی سکا عند الحقیق الا انی علی الولد سبعة ايام وفي المیز فانه نفل عن المغرب  
 العقیق الشوی ومینه عقیقة المودق هی شعرة لانه یقطع عند یوم اسبوعیه و یجاء  
 سقیمت النساء لیه عند یوم سبعة وفي شرح المقدمة العقیقة لغیر شعرة رأس الموی او  
 و شعرة ما یدل علیه یخلق شعرة وفي شرح الاقرا د العقیقة اصلها الشعر البانی  
 یتکون علی رأس یصیر جلی بولدا و انما سقیمت الشاة الیه ندی عقیقة فی یلیک الحال  
 عقیقة لانه یخلق عند ذلیک الشعر عند الذی یروی یسمی السبع باسمعهم اذا  
 کان مجاورا لیه - فخاصه مطلب اس عبارت کا یہ کہ عن کو معنی پیاڑا اور عقیقة ان بالون کو کہتے ہیں کہ  
 لڑکا نکلتے پہ ہوتا ہے یہ اب جو بکری ان بالون کو منڈنے کو وقت بزج ہوا سکا نام عقیقة رکھ دیا۔  
 دوسرا دقیقہ اس میں دو نکتے ہیں پہلا نکتہ اس میں وہ حدیثیں ہیں جن میں عقیقہ کی  
 فضیلت ہے۔ سننا ہے کہ صحیح بخاری میں سلمان غسانی کہتے ہیں روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فرمایا کہ معر العاقیم عقیقة فاحیر یفوا عنہ دما و یمیطوا عنہ الا ذی یعنی لڑکے کے ساتھ  
 عقیقة ہر سو گراؤ اسکی طرف سے خون اور دو کرواس سرانہ کی چیز و فی المیز فانه امیطوا عنہ الا ذی  
 آتی یخلق شعرة و قیل یتطہرن عن الاق ساجہ الی تلک فیہ عید الولا و قیل  
 بالحنان و هو حاصل کلام الشیخ نوذیشی یعنی مرفاہ شکوہ کی شرح میں ہے کہ مرادانہ کی  
 خیر دور کر نیے لڑکے کے سر کا بال سٹد وانا ہر اور بعضوں کو نزدیک اسکے تولد کیوقت کی الایش پوچھا اور پاک کرنا  
 اور بعضوں کو نزدیک اسکا نہ کرنا اور یہی شیخ توپیشی کا مذہب ہے اور ابو داؤد نے ام کر ز رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عن العلام شاتان و عن الجاریہ سناة  
 و لا یض کما ذکرنا کئی او انا لیس یعنی لڑکا پہ ہونے میں دو بکریاں چاہیں اور لڑکی میں ایک اور اس  
 میں کچھ تمہارا نقصان نہیں کہ مذکور ہوں یا نوٹ اور امام ترمذی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے یہ سب شکوہ میں ہے اور

درجہ اول  
 درجہ دوم

اس کتاب کی تصنیف و تالیف  
 حضرت مولانا محمد علی صاحب  
 دہلوی نے فرمائی ہے  
 سن ۱۲۸۰ھ  
 بمقام مولانا محمد علی صاحب  
 دہلوی



انس بن مالک از ثابت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ بعد از این عقیقه کیا میکنی ثبوت کی شرح کرنے  
 والوں نے لکھا ہے کہ اثبات کی اسناد میں ضعف ہے اور جامع الاصول میں ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے  
 سمرہ بن جندب کی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کل غلام منکم منکم بحقیقۃ یا ید بخر عند  
 یوم القیامۃ و یوم القیامۃ یعنی ہر ایک لڑکا اپنی عقیقہ پر گروہ کہ ساتویں دن اُٹھ پیدا ہونے سے  
 تین جو اور اسکا نام رکھا جاوے اور اسکو سر کربال موٹے جاوے۔ جتنا چاہے کہ مرتبہ کی لفظ جو حدیث میں ہے کہ  
 یعنی مہون کہ میں اسو اسلم کہ مرتبہ اسکو کہی میں جو اپنی پاس چیز گروہ کہ اور جو چیز گروہ کہی جاوے اسکو مہون  
 اور میں اور مرتبہ کہی میں اس مقام پر ایک سوال ہے جواب کہ قابل وہ یہ ہے کہ باوجودیکہ لڑکا عاقل بالغ مکلف  
 نہیں کہ اس پر احکام شرع جاری ہوں اور عقیقہ کرنے میں ثواب اور ترک میں مواخذہ ہو یہ جو حدیث میں فرمایا کہ  
 ہر ایک لڑکا اپنی عقیقہ گروہ اسکا کیا مطلب تو اس سوال کا جواب کہی طور پر ہے اول یہ کہ امام احمد حنبل نے  
 اس حدیث کو معنی یوں بیان کہ کہ عقیقہ کی تاکید اور غنث اور کر فر د عید سے مراد ہے کہ اگر لڑکا عقیقہ نہ کریں اور  
 وہ لڑکا رکھیں ہی میں مر جاوے تو قیامت کو دن پر مان باپ کی شفاعت نہ کرے گا تو جس گروہ کی چیز بندہ ہوتی ہے اور اس  
 سے فائدہ لینا منع ہوتا ہے ویسا ہی لڑکا کی شفاعت بند اور ممنوع ہوتی مان باپ کو حق میں اور میں کہ معنی لغت میں  
 جس امر سے کہ میں طبیسی نے لکھا ہے کہ تعجب نہیں کہ امام احمد نے یہ معنی صحابہ و تابعین سے سنی ہوں اور وہ خود بے  
 مجتہد و نہ میں ہیں تو بکولانیم کہ اسکا قول مانین اور اگر حق میں نیک گمان کریں اور شیخ توفیقی نے اس معنوں  
 میں خلل نکالا ہے کہ حدیث کی لفظ سے برگزینی نہیں ہو جاتا بلکہ ہمیں جو فرق ہے سو بڑے لوگ در کما آدمی  
 جان سکتے ہیں اور یہ کہ امام احمد نے یہ معنی صحابہ و تابعین سے سنی ہو کر تو یا ایک ترغیب کی بات بیان کرنا  
 جس کی کچھ بند نہیں اور اسکا قول مانین اگر تعدد کو چاہے مجتہد جو خود محقق ہو وہ کیوں ماننی شیخ المقدسی نے  
 معاً ما ذهب الہ احمد انہ اذا لم یقع عنہ لا یستغفر فی والدہ قد مر القیامۃ فی مرقا ہما  
 نفا عن مسیح السیر قد حکم الناس علی اقوال واجوبہا ما مالہما احمد بن حنبل معاً انہ اذا  
 مات طفل لا یقع عنہ لا یستغفر فی والدہ قد مر عن فادۃ انہ محرم سقا علیہا وقال  
 الاربع فی ان الامام احمد بن حنبل ما ذهب الی ہذا القول الا بعد ما اخذہ من الصحابۃ علی  
 امام من الکبار فحب ان یقلع کلامہ بالقبول و یحسن الظن بہ **انہ** و فیہ انہ حکم  
 بملکۃ ہذا المعنی من الصحابۃ و التابعین من علم العیب وان وجوب قبول کلامہ اما یكون



بالتسبہ الى مقلدیه لا بالتسبہ الى العلماء المحندين الذين خرجوا عن ريفه التقليد دخلوا  
 في مقام تحقیق الادلتی التامید اس عبارت کا مطلب ہے ہر جواب پر کہا گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے  
 یہ ہیں کہ جب تک کہ ایک شخصیت نہ ہو باوجود تب تک اس کا نیکیاں حاصل کرنا اور آفتون سے بچنا اور اچھی اچھی صفتیں اس میں جمع ہونا  
 خدا اور موقوف رہنا ہر تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر ایک ایسا انسان ہے جس کی چیز و موتی ہے کہ جب تک اس کو غرض کا مال نہ ہو تو  
 تب تک اس سے نفع لینا درست نہیں سو یہی ہر ایک کا جب تک عقیقہ نہ کر لے تب تک اس سے ہر اور فائدہ نہیں اس واسطے کہ اولاً  
 اللہ تعالیٰ کی جناب سے ایک نعمت حاصل ہوتی ہے سو اس کا شکر واجب ہے یعنی حدیث کے شیخ تو پیشی از اختیار کہ اور یہی ہے  
 سفر السعادت میں شیخ عبدالحق فرماتا ہے کہ اعادة مولانا علی القاری فی شرحہ للسلک و فیہ یحتمل آتہ اذ بدلت  
 ان سلامہ المولود و نسوة علی العقب الخبیب بالعضد و قال الشیخ نور الدین مغلنی مغلنی الحدیث ان الفضل  
 کا الشیخ اشرہون لا یم لا یتفایر ولا یتما عید دون طلبہ و التعلی اما ینم علی انعم علیہ علیہ  
 بالکفر و طہیہ السکر فی ہذا بالعمہ ماسنہ الیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ہوان یمن غیر المولود  
 سکر اللہ تعالیٰ و طلبا للسلامہ المولود یہ عبارت متواتر ہے شکرہ کی ہر اس کا حاصل مطلب ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی  
 ہی ہوئی نعمت ہے اس کا شکر ادا کرنا چاہیو اور اس نعمت کا شکر ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ ثابت ہے کہ آمین اللہ تعالیٰ کا  
 شکر اور لڑائی کی سلامتی کی طلب ہے۔ دوسرا کلمہ اس اختلاف کو بیان میں کہ لڑائی لڑا دو نو کا عقیقہ برابر ہے یا مختلف  
 مطلب ہے کہ لڑائی لڑا دو نوں کو لڑائی ایک بکری چاہیو یا یہ کہ لڑا دو نوں کو بکریاں اور لڑائی ہو تو ایک بکری درکار ہے یا نہیں  
 علماء کو نزدیک بنانا یہ ہے کہ لڑا دو نوں میں دو اور لڑائی کو تو لیں ایک بکری بھر کرین اور اس پر اہل علم عمل کرتے رہیں نہ ہر بہت  
 قوی اور ٹھیک ہے اس واسطے کہ یہ حدیث جواب پر گندی کہ عن العلام شاتان یعنی لڑا دو نوں میں دو بکریاں ذبح ہوں بہت قوی  
 صحیح ہے بہت سی بڑی بڑی صحابہ اسکو راوی ہیں چنانچہ ترمذی سے نقل ہے کہ اس مقدمہ کی حدیث کی روایت حضرت علی اور حضرت عائشہ  
 اور ام کرز و بریدہ و سمرہ و ابو ہریرہ و عبد اللہ بن عمر و انس سلمان بن عامر و ابن عباس و یزید و صحابہ کا بزرگ انہیں  
 لڑائی ہے اور ام کرز کی حدیث حسن صحیحہ ہے اور بعض عالم کتبی ہیں کہ لڑائی لڑا دو نوں برابر ہیں ہر ہر ایک بکری ذبح کرین چنانچہ  
 چنانچہ یہ مضمون حقیقہ العقیقہ میں موجود ہے اما عند الشاة فی الحدیث عن العلام شاتان و ہن الجاریہ شاة و  
 قال جعفر و منہم الشافعی یسوی قوتین العلام و الجاریہ عن کل شاة و هو قول مالک و ابن عمر و  
 بکری بکریاں دو حدیثوں کی سند ان میں پہلی حدیث یہ ہے عن محمد بن عقی بن حنین عن علی بن ابی طالب علی  
 تعالیٰ عنہ قال عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن شاة قال یا ابا جعفر خلیفہ راسہ و تصدیق

۵ او شکر  
 کا لڑائی  
 عقیقہ مقرر  
 ترمذی ۱۲  
 صحیح حدیث  
 ترمذی حدیث  
 کلام  
 الکفر  
 ان میں بکریاں  
 تو میں لڑائی  
 یہ ہوا  
 لڑائی و شاة  
 یہ اس کا  
 اس حدیث  
 چہرہ لڑائی  
 کا حفاظ  
 کہ ان میں  
 اس حدیث  
 بکریاں  
 اس حدیث  
 مقدمہ



















اور نجاست دور کر وادھ حقیقہ کا گوشت با پڑ کر پیر متحب یہ کہ اس جانور کا سر و نہوا الیہ وین اور ایک اونی  
 جنائی کو دین بعد اس کے باقی گوشت کو تین حصہ کریں سو ایک حصہ تو فقیر وین محتاج کو دین اور دو حصہ اقربا و  
 ہمسایہ کو تقسیم کریں یہ تقریر مسائل اربعین کی ہے اور حقیقہ کا چم اور سر اور پاؤں گارڈینا جو مشہور ہے سو اس  
 کسی کتاب میں کچھ اتز نہیں معلوم ہوتا تو فی ہر یہ کہ ناجائز ہو اس لئے کہ اسمین تلف مال اور مال کا تلف کرنا شرع  
 درست نہیں اور امام شافعی کی مذہب کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حقیقہ کا گوشت پکا کر تقسیم کرنا بہتر ہے اور  
 اگر شیرین پکوانین تو اور بھی بہتر ہے کہ اس میں لڑکر کی شیرینی اخلاق کی فال ہے چنانچہ مضمون شرح مقدمہ  
 میں موجود ہے **وَأَنَّ تَطْلُحُ بِحُلْزِ تَعَادُ كَيْفَ أَخْلَاقِ الْخُلُقِ لَوْ** اور یہ جو مشہور ہے کہ حقیقہ کا گوشت حقیقہ  
 والو مان باپ وادی وادمانانی نانا بیٹا بیٹی پوتا پوتی نہ کہا دین مسلمانوں اور صالحوں کی رسم ہے **عَارَ لَدُ**  
**الْمُؤْمِنِينَ حَسْبَهُمْ شَهَقُ عِنْدَ اللَّهِ حَسْبُ** بلکہ خاتم الحدیث نے حدیث **كُلُّ غُلَامٍ مِّنْ هَؤُلَاءِ بَعِيْثٌ** حقیقہ  
 ہے کا یہ کہ اس حدیث میں بہن کی لفظ کہ گرو کہ معنی میں ہر فدیہ دین پر دلالت کرتی ہے اس میں اس طرح مان با پ وغیرہ  
 کو کہ اس کی طرف سے فدیہ دین کا ارادہ بہتر ہے کہ مانا کردہ ہے چنانچہ اسی سبب سے مسلمانوں کی عادت جاری ہے کہ مان  
 باپ اس گوشت کو نہیں کہا اور فقہاء کو فہم ہو جب اس حدیث میں اس معنی کی طرف لطیف اشارہ ہے چنانچہ یہ  
 بر تفسیر تفسیر الشقاق فی بیان النکاح والصداق میں موجود ہے اور حقیقہ میں اونٹ اور گائے بھی فصیح کرنا درست ہے  
 اور ان دونوں کا ساتھ ہونا جیسے ہنر لہ ایک بکری کہ **سَبْعُ الْبَدَنَاتِ أَوْ الْبَقَرَةُ كَسَنَةِ شَرَحَ** مقدمہ کی  
 عبارت موجود ہے یعنی ساتھ اونٹ یا گائے کا ایک بکری کا حکم کہتا ہے اور جبارا وہ فصیح کا کرے تو یہ دعا پڑ  
**يَعْمُرُ اللَّهُ الْكَبِيرَ كَبِيرُ فَجْ كَرِ اللَّهُمَّ هِدْ وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ هَدِ لِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي**  
**وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي**  
 اور اللہ حقیقہ میری بیٹی کا ہے جس کا فلانا نام ہے اس کا خون اگر خون کہہ اور اس کا گوشت اس کا گوشت کہہ اور اس کی  
 بیٹی اس کی بیٹی کہہ اور اس کا چم اس کا چم کہہ اور اس کی بال اس کی بال کہہ اور اس کا ریشہ اس کا ریشہ کہہ اور اس کا  
 اول اگر چہ اگر ذبح کرے والا ایک کا باپ نہ ہو کوئی اور ہو تو اس کا اور اس کا باپ دونوں کا نام لیو کہ حقیقہ فلانے کے  
 بیٹی فلانے کا ہے اور اگر مولود مومن ہو تو ضمیر نہ کر مومن کر دیو یعنی **وَعَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي وَ عَقِيقَةً لِّبْنِي**  
 ہی یہ کہ تب فصیح کرے **وَجِئْتُ وَ جِئْتُ لِّلَّذِي تَطْرُقُ السَّمَوَاتُ وَ تَلَا رُضٍ عَلَى مَلِكٍ أَبْنَاءِ هَيْمٍ**  
**حَقِيقًا مَا أَنَا مِنَ الْمُسْتَرْكِيْنَ إِنَّ صَلَواتِي وَ تَحِيَّاتِي وَ تَحِيَّاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَكَ**

ملہ  
 کی جگہ پر  
 لیو



ابو زید حضرت  
 آنا کو ہر حال میں  
 لے کر العباد میں ہر  
 دن ذات کبروت  
 مشہد انہی بانی تیار  
 درجہ حق علی الصلوٰۃ  
 بس حق  
 حق علی الفلاح کبر  
 سراح  
 نبیوں میں ہر کسب  
 میں امانت رکھ کر  
 مہر اجعلہ بیت  
 فی آئینہ فی الہ  
 منحنیائے آخر  
 وفور کو نیکو کار  
 جانو اسکو اسلام  
 باہر دم اور جہ  
 اعینہ حایا لہ  
 مدد میں شوق  
 حقیق یعنی ہر  
 میں دنیا ہر کس  
 ہر ایک کی جود  
 سراح  
 رائے سب جہ

آنا ویدل لک اُصرت وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِثْلَكَ وَلَكَ لِيَسْمِعَ اللَّهُ وَأَكْبَرُ لِيَعْنِي مِنْ  
 شہ کیا اسکی طرف جسز آسمان اور زمین بناؤ ابراہیم کو دین پر ایک طرف کا ہو کر اور میں نہیں شریک کر نیوالا بیشک  
 میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا مرنا اللہ کی طرف ہو جو پروردگار ہر عالم کا کوئی نہیں اسکا شریک اور ہی  
 مجکو حکم ہوا اور میں حکم برداروں سے ہوں اے اللہ تجھی سے اور تیری لہر سب کچھ اللہ کو نام سے میں شروع کرتا ہوں  
 اور اللہ بہت بڑا ہے دوسرا تمہا میں ان حقوق کا بیان ہے جو اولاد کو مان باپ کو ذمہ میں سو دریافت کیا  
 چاہیو کہ ایک حق یہ ہے کہ اولاد پیدا ہو تو اسکو نبلا دین اور سفید کپڑی میں اسکو لیوین اور زرد کپڑیے بچاویں  
 چنانچہ حقیقہ العقیقہ میں شرع سے نقل کر کے لکھا ہے کہ يُفَسِّلُ الْوَلَدَ فِي خَشَاقَةٍ بَيْضَاءَ تَفْتِيحُهُ  
 وَلَا يَلْبَسُ فِي خَشَاقَةٍ صَفْرَاءَ دوسرا حق یہ ہے کہ اسکو کان میں اذان کہہ کر عن ابی رافع قال رَأَيْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبَهُ وَسَلَّمَ آذَنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَلَدَتُهُ حَاطَةَ رَضِيَ  
 بِالصَّلَوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ يَعْنِي  
 ابو رافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو نماز کی اذان دیتے ہوئے حضرت امام  
 حسنؑ کو کان میں جب وہ پیدا ہوئے اور مفتاح النجاة میں ہے کہ جب ایک امام دو نوں اماموں یعنی حسینؑ میں سے  
 پیدا ہوئے تو بغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور انہی کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں اقامت اور امام  
 حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ کوئی اولاد پیدا ہوئے تو چاہیو کہ دہن کے کان میں اذان اور بائیں کان میں  
 اقامت کہہ کر اسکی برکت سے لڑکا مرض ام القیسیان سے محفوظ رہے گا۔ سید نے مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا ہے کہ کان  
 عَمْرٍؤُ عَبْدُ الْعَزِيزِ يُؤَدِّنُ فِي الْيَمْنِ وَيُقِيمُ فِي الْيَسْرِ اے اور شرح متعدد میں ہے کہ یُسَبِّحُ  
 اَنْ يُؤَدِّنَ فِي اُذُنِ الْوَلَدِ الْيَمْنِ وَاَنْ يَقَامَ فِي الْيَسْرِ اے لِذَلَّتَا وَكَانَا قَمْعُ صَوْرَةٍ  
 اَمْرًا لِّلصَّبِيَّاتِ اسکا مطلب یہ ہے جو امام حسینؑ کی روایت کا ہے جتنا چاہیو کہ اذان کہنا سو اسطیکہ لڑکے کو پہلی بچی  
 میں آرزو ہے اللہ تعالیٰ کا نام سنا چاہیو پھر اذان کی تحفیس سو اسطی ہے کہ اس سے شیطان بھاگے اور زمین کی  
 روایت میں آیا ہے کہ قل ہو اللہ ہی پیر اور روضی میں ہے کہ سب سے بڑا لڑکا کہ کان میں کہو اللہم اے عینہ  
 یا لک و دُرِّ يَتَّخِذُ مِنَ الشَّيْطَانِ الْحِجْمَ يَعْنِي اے اللہ میں اس اولاد کو اور اسکی اولاد کو تیری  
 پناہ میں دیتا ہوں شیطان مردود ہے یہ مضمون مشکوٰۃ کی شرح اور شرح سفر السعادتہ کا ہے۔ سب سراح حق یہ  
 ہے کہ اُس لڑکے کے نالوں میں کوئی میٹھی خیر طین جیسو فرمایا شہداء مہمیں تفادل ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ امان کی



شعانی نصیب کرے حقیقۃ العقیقہ من ہر و تحنیک یا التمر فی المتادیر التحنیک کام کو کہ مالیدن  
 تمضع لہ التمر ثم تطعم و فی العینہ شجر البخاری و کتبت تحنیک و حملہ الی صالح  
 تحنیک فان قلت ما حکمت فی تحنیک قلت قال بعضهم یصنع ذلک یا صبی لیمرت  
 علی الأکل و یقوی علیہ فیما سبحان اللہ ما ینزل ہذا الکلام و این وقت الأکل من  
 وقت التحنیک و صوحین یولد و الأکل غالباً بعد سنتین أو أقل أو اکثر و الی القدیہ  
 ان ینفعل لہ بالایمان لان التمر الشجر لہ شجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 الہ و صلیہ وسلم یحملونہ ایضاً و الاولی فی التحنیک التمر فان لم یتم  
 فالشطب و الاشیء خلز و غسل النخی ولی من غیرہ ثم مالم تمسہ النار یعنی تحنیک  
 کیا جاوے لہذا چوبارہ ہر حاجۃ المصادر لغت کی کتاب میں لکھا ہے کہ تحنیک کو معنی لڑکھانا یا لولہا مطلب ہے ہر کہ چوبارہ  
 چبا کر لے سکھانا اور عینی بخاری کی شرح میں ہے کہ سبب ہر لڑکھانا کہ تحنیک اور لیجانا کسی چوبارہ یا اس کو کہ تحنیک  
 کر دی ہر اگر قبیلہ کہ تحنیک میں کیا حکمت ہے تو میں کہوں گا کہ بعضوں کا قول تو یہ ہے کہ اسے اس طرح تحنیک کر دین کہ اسکو کھانا  
 کی عادت ہو رہے یعنی وہ کھانا کھا کر ہو جاوے اور قوت حاصل ہو اسکو کھانا پڑھو یہ بات بڑے عجیب کی ہے اور سبحان  
 کہان کہانی کا وقت کہان تحنیک کا وقت تحنیک پیدا ہو کر وقت ہوتی ہے کہان نام ویش و ویرس بعد ہوتا ہے حکمت  
 اس میں لے کر ایمان کی تعادل ہر واسطے کہ چوبارہ اس وقت کا پہل ہے کہ اسکو اور اس کی شیرینی کو رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم فرموسن کر اور اسکی شیرینی کو ایمان کی تشبیہ دی ہر وہ چوبارہ ہے کہ خشک چوبارہ سے  
 تحنیک کریں ہر اگر میسر ہو تو تر ہی چوبارہ اسے اور یہ ہی ہو تو جو میٹھی چیز ہم چوبارہ اور کھیں گا شہد بہتر و شیرین  
 چیز سے ہر اسکو بعد جو ایسی چیز کہ آگ میں نہ رکھی ہو روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا کہ  
 عبد اللہ بن زبیر کے منہ میں ڈالا تو پہلی چیز کہ اسکو شکم کے اندر گئی حضرت کو دین مبارک کا لہاب ہی تھا بعد اس کے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم فرمایا اگر تالو میں ملا پیر لڑکا کہ اسلام کو زمانے میں پیدا ہوا ابن زبیر ہی تھی اسکی شیرینی  
 کی سلاٹون کو بڑی خوشی ہوئی تھی سبب یہ کہ لوگ کہتے تھے کہ یہودیوں نے سحر کیا ہے کہ مسلمانوں کی اولاد نہ پیدا ہو  
 یہ منہوں جاسع شستی کا ہے چوتھا حق یہ کہ اسکو کسی صالحہ شریف القوم عورت کا دودھ پلاوے فاسقہ اور اچلا  
 عورت کو دودھ کی پکاوڑ اور سنت تو یہی ہے کہ خود مان ہی پلاوے حدیث میں ہے کہ لیس للصبی حنک من لبن  
 یعنی نہیں بہتر لڑکے کے حق میں اس کی مان کو دودھ کی یہ منہوں شرعہ الاسلام کا ہے یا پانچواں حق یہ کہ

چوتھا حق

پانچواں حق







نام رکھا تو بیشک اس کا ثواب نہجاً اور بخاری و مسلم اور ابوداؤد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا **اسْتَقُوا بِكُنْیَ** یعنی میرے نام پر نام رکھو جانتا چاہیے کہ حضرت  
 کو نام پر نام رکھا مستحب ہے اکثر روایتوں میں اس کی ترغیب اور بشارت واقع ہے کہ جس کا نام محمد ہو گا اس کی رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کریں اور اس کو بہشت میں لاؤں گے چنانچہ صاحب قصیدہ بروہ نو کہا ہے **مَشْهُرٌ**  
**فَاتَّخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ بَنَاتِ بَنَاتِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ فِي الْخَلْقِ بِالذِّمِّ كَزُائِرِ الْوَسَائِلِ** شرح بل  
 من ہر و یمنی **أَنْ تَحْتَى التَّحْتِ بِأَسْمَاءِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لِحَبْرِ اَلِی**  
**تَعْلَمُ قَالَ اللہُ تَعَالٰی یَعْرِفُنِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَعْدِیْنَ اَحَدًا اِسْمًا بِاسْمَاکَ فِی النَّارِ** یعنی اگر کوئی  
 ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس نام پر نام مقرر کیا جاوے اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے ابو ہریرہ  
 کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بھلائی عزت اور جلال کی قسم کہ ہرگز عذاب نہ کروں گا کسی کو جس کا نام پر  
 نام محمد ہو گا اگر میں دیکھوں حدیث قدسی میں دار و در کہ **اَلْحَقُّ اَلْبَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ لَا اَدْخُلَ الْمَنَارَ حَتّٰی اَتَمَّ**  
**اَحَدًا اَوْ مُحَمَّدًا** یعنی بیشک میں تو قسم کہانی اور ٹھیرا لیا اپنی نفس پر کہ نہ داخل کروں گا اگر میں اس کو جس کا نام  
 محمد ہو یا اور ایسے نام جنہیں خصوصیت اور بدعنوانی ظلم ہرگز نہ کرے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ اگر  
 اگر بنا و ضرہ ہے کہ پہلو سر لڑائی اور خصوصیت آورد و میرے تخی اور بدعنوانی ظاہر ہوتی ہے اور ان ناموں سے احتراز  
 کرے کہ جسے بڑی شان اور بڑا مرتبہ معلوم ہو جیسے شاہنشاہ اور ملک الملک حدیث میں آیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 کی روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ خوار ترین ناموں میں اللہ تعالیٰ کو نزدیک شاہنشاہ  
 اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ **لَا اَمْلِیْکَ اِلَّا اللہُ** یعنی کوئی بادشاہ نہیں سوا اللہ کے اور صحیح مسلم میں ہے  
 کہ سخت غضب میں اور بڑا خبیث وہ آدمی قیامت کو دن خدا تعالیٰ کو نزدیک ہو گا کہ اس کا اپنا نام ملک الملک  
 یعنی شاہنشاہ رکھا تھا۔ کوئی بادشاہ نہیں اللہ تعالیٰ کو سوا ب جانتا چاہیے کہ ان ناموں کو سوا جس نام میں  
 ایسا وصف پایا جاوے اس کا ہی حکم پر مثال کی واسطے ایک دو نام لکھ کر پڑھیں **سَفَرُ السَّعَادَاتِ** کی شرح کا ہے  
 سا تو ان حق اگر کا خشن کرنا ہر جمع الہکات میں بنا ہے ہر نقل کر کے لکھا ہے **لَا اَبِیْ اَنْ یَّجْلِسَ وَلَہٗ یَغْنِی**  
 باپ کو چاہیے کہ اپنے بیٹے کا خشن کرے۔ اس مقام پر غصے کا معنی لکھنا مناسب ہے سو جانتا چاہیے کہ خشن یعنی  
 خاں نقطہ دار اور سکون نامی مشات کو ساتھ خشن کرنا اور اگر خاں اور تاد و نو کا زبیر یعنی توحہ پر ہو تو داماد اور خیر یعنی  
 جوہر کی پاپ اور جوہر کو شستہ دار کو کہتے ہیں اور خیان خا کہ زبیر یعنی کسی کے ساتھ خشن کرنا اور عورت کو بیٹا کی

محض انوار میں  
 انصاف علی الخیر  
 علی بن ابی طالب  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 الکعبۃ و اشہد  
 ذلک فی عن علی  
 اتقان کیا ہے کہ  
 میں خدا کے بعد اللہ  
 بندہ ہر نامزد  
 مردم ہر جیسے عبد  
 اور عبد لکھو اور جو  
 چون جیسے بندہ  
 اور بندہ گاہین بندہ  
 ۱۱ منہم

ساتوان حق



جگہ کاٹنا۔ اور ختنہ نہ اورتے دونوں کے زیر یعنی کسر سے ساس یعنی جوڑ کی مان یہ سب قاموس میں ہوا  
 جاتا چاہیے کہ امام اعظم اور مالک اور احمد اور اکثر علما اور بعض شافعیوں نے نزدیک ختنہ کرنا سنت ہے اور اشعار  
 اسلام میں یہاں تک اگر کسی شہر کو سب لوگ ملکر اتفاق کریں کہ ختنہ نہ کیا ہے تو حاکم کو چاہیے کہ اُسے لڑی مضمون  
 محیط سے منقول ہے اور فتاویٰ قاضیان میں ہے ہر اذ الختم مع اهل مصر علی اثر الحیان قالہم الامام  
 حکیم قاضی مصر <sup>ابو یوسف</sup> <sup>ابو یوسف</sup> اور ختنہ کی مسنونیت کی مؤید امام احمد کی مسند میں حدیث ہے کہ رسول خدا صلی  
 علیہ وآلہ وسلم فرمایا الختان سنۃ للرجال وکفرۃ للنساء اور اکثر شافعیوں اور بعض مالکیوں نے  
 نزدیک واجب ہوا۔ دونوں گروہ کی دلیلیں بڑی بڑی کتابوں میں موجود ہیں جسکو دیکھا ہو دیکھ لے اور وقت ختنہ  
 بھی اختلاف ہے سو امام اعظم سے منقول ہے کہ لا یعلم فی ذلک یعنی مجبوظتے کہ وقت کا کچھ علم نہیں اور کوئی قطعی دلیل  
 سپر قائم نہیں اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ سے بھی اس مقدمہ میں کچھ ثابت نہیں اور اشعار  
 سے روایت ہے کہ ختنہ کا وقت اُس وقت شروع ہوتا ہے کہ لڑکا ختنہ کی تکلیف کو سہ سکر اور باقی رہتا ہے جب تک کہ بچہ  
 چنانچہ فتاویٰ قاضیان میں یہ مضمون موجود ہے ہر اذ الختم لہ لعلہ الختان قال شمس الامام  
 وقت الختان حیث یحمل الصبی ذلک الی ان یتلغ اور بعض کہتے ہیں کہ ختنہ یہ ایسے کے ساتویں دن کیا چاہیے اور  
 بعض سات برس کے بعد بھی کیا ہے اور بعض نو برس کے بعد اور فتاویٰ قاضیان میں ہے اگر نو برس کو کم عمر میں ختنہ کر دلا تو  
 بہتر ہے اور اگر کچھ تھوڑی زیادہ عمر کر بعد کریں تو بھی کچھ درمیان اور وہ بات یہ ہے کہ بتبعی ان ثمن الصبی اذا تلغ  
 ختم سینین فان ختنہ وھو اصغر من ذلک فحسن وان کان فوق ذلک فلینک قالوا لا باتسیر  
 اور بعض نو برس بعد اختیار کیا ہے اور بعض شافعیوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ لڑکے کے ولی پر واجب ہے  
 کہ قبل بلوغ کے اسکا ختنہ کر ڈالے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ لڑکے کا حال دیکھیں اگر اسکو طاق ہو تو آئینہ کر  
 اور اگر ضعیف ہو تو وقت آنے تک دنگ مضابطہ نہیں چنانچہ یہ مضمون مجمع البرکات میں موجود ہے والشیخ  
 ما قالہ ابو حنیفۃ یا ثمالا یقمت و لیکن یمنظر الی حال الصبی فان کان یم من القوة ما  
 یطیق ذلک فایسہ لا تؤخر و اما اذا کان صغیرا فایسہ یؤخر الی ان یقوی ثم یخار  
 گذارے گئیں العتباد اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے  
 ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ اسی برس کی عمر میں واقع ہوا۔ اور تفسیر زہری میں ہے  
 ہاجر کہ گروہ ہے کہ روایت ابن ابی ہریم علیہ السلام الختن و جو ابن ثمالیہ سنۃ یا لقدوم یعنی

یہی اس حدیث کے  
 کہا ہے۔ ان کے  
 ختنہ یا ختان  
 نامی ہے ختنہ  
 لڑکے کا پورے  
 ختنہ کر دینا  
 پختہ اور بچہ  
 سے بزرگی کا  
 جمع ترمذی  
 ابن خزیۃ  
 کہ لڑکا جب تک  
 سال سنہ  
 اب المیزان  
 بیان فی  
 و قال  
 سنۃ  
 واجب  
 انہم  
 و  
 نہ کرے  
 ہر ایک











# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سب تعریف خداوند عالم کو لایق چیز انسان کو حالات مختلف پر کسی رنگا اور کبھی جوان اور کبھی پیر یا بنایا  
اور رحمت کا طے نازل ہوا اس کے رسول قبول چیز ہر حال کا حکم جدا جدا فرمایا اور ہر وقت میں یہود کا راستہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ اجمعین **اما بعد** ہر چند اس سال میں احکام عقیقہ کو بخوبی  
بیان ہو کر لیکن بعد عقیقہ کر جو طریقہ لڑکی کے ساتھ برتنا چاہیے اور حسب طبع اس کو علم اور ادب سکھانا مناسب ہر مذکورہ ہوا  
لہذا پسند سیرن اس امر کے بیان میں لکھی جاتی ہیں۔ جتنا چاہیے کہ تا اسکان پھر کو مان ہی دودہ پلائی۔ اگر مان کر دو  
نہ ہو یا کچھ اور غدر ہو تو کسی عورت صالحہ قوم شریفہ دودہ پلائی اور رذیل اور بدکار عورت کا دودہ پلانا نہ چاہیے کہ بچہ میں دودہ کا اثر  
ہوتا ہے اور جو وقت دودہ پلائی قلیل ہو تو اور بسم اللہ کہی اور جب پی چکر اس کا منہ رومال سے صاف کرے اور بعد فراغت کر بول و برا  
کر اس کے جسم کے ہر فی سہ پاک کرے اور اس کو تمام بدن کو بغاست سے پاک رکھا کرے اور صبح و شام یہ دعا پڑھے کہ اے پریم کرے اے حق بیکلام  
اللہ التامین شری کل شیطان هامتن من کل عین لائمتہ اور الحمد شری نہ پڑے اگر نہ ہو تو سات بار پڑھ کر دم کیا کرے اور جب پھر  
و اس کے سنانیک لوری یا جو ہر امین جملہ جو کلمہ بمعنی خلاف شرع عورت میں موج میں نہ کہی بلکہ کلمات پاک مانند حسبی رب جملہ اللہ  
ما فی خلق غیر اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم  
کہا کرے کہ اے کبھی سب سے بڑا ثواب ہوتا ہے اور ان کی برکت سے بچہ ہر وقت و بلا سے محفوظ رہتا ہے اور پھر کو کوئی خیر حرام یا مایاک یا شرک  
نہ پلائی اور نہ کہلائی اگرچہ بطریق دیگر ہو اور جو کلمہ بولنے لگے اللہ کا نام اس کو سکھلائی اور جب زیادہ بولنے لگے تو کلمہ  
طیب پڑائی اور آہستہ آہستہ نو دہ نام یاد کر دے اور کلمات نوحش اور حیاتی اور شام کو بولنے سے روکے اور اس طرح  
دکھام سے منع کیا کرے اور پاک و ناپاک اور حرام و حلال سے آگاہ کرے اور طریقہ آداب و سلام کا سکھلائی اور وقت کہنا سکھلائی  
اور اول دو نون مانہ دہلایا کرے اور ادب سے بندھا کر لے پھر کہنا سکھلائی اور شروع کرے اور بعد فراغ کے الحمد للہ پڑھے  
اور دو نون مانہ دہوے اور پانی پی کر کیوت بھی اول الحمد للہ پڑھے اور آخر الحمد للہ پڑھے اور ستر کو ڈھانکنی کی عادت ڈالے اور  
اس کو کہو لڑی سے روکا کرے کہ بضرورت پر نہ نہ ہوا کرے اور موافق شرع اور موافق سنت کرے کپڑی پہنایا کرے کرتا ہو چکا  
گرجان کا سینہ پر کہو لڑی اور پا جاہ نصف ساق تک ہو یا زیادہ مگر اتنا بچانہ کرے کہ ٹخنہ پر کہ یہ درست نہیں ہے اور اس کے  
کپڑی سرخ اور نہ دیر شمی غیر شروع ہرگز نہ پہنایا اور سپر چوٹی اور پٹھم اور گروہ نہ کہی کہ منع ہے اور بچہ کو جو ٹوٹے  
اور یہودہ حکایتیں نہ سنایا کرے بلکہ حالات پیغمبروں کو اور حکایات بزرگوں کو سناتا ہے اور کلمات حکما اور علما کو  
یاد کرے اور جب بچہ میں طلاق ہو اس کا خستہ نہ کرنا چاہیے۔ اور سات برس سے زیادہ دیر کرنا چاہیے۔

مذکورہ



اور وقت غننے کی نشو و نما کی خبر کھانا پلانا روٹین اور تغیر ہستی کی شادی کرنا بطریق سنون جائز ہے لیکن سوم  
اور اسراف بجا کر ناچا پیر اور جب ہوشیار ہو تو کسی استاد و نیدار اور پرہیزگار کو پاس اسلم قرآن شریف پڑھ کر  
اگر حفظ کرے تو بہت بہتر ہے ورنہ ناظرہ تمام قرآن مجید پڑھ کر اور بدون قرآن شریف تمام ہو کر کوئی کتاب شریف  
تکرا کر اور نماز کو سکھانا زمین کوشش بہت کرے اور نماز کی اسطرتنیہ و خیر ہی کرے اور پہلے آداب استنجا کر کے تعلیم کرے  
وقت بولے براز کو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور مقام استنجی پہلے سے صاف کر کے پانی سے پاک کرے اور طریقہ سنونہ و سنو  
سکھلا کر اور مسائل نماز و روزہ کی خبر دے کر اور مسائل مختصرہ مثل احکام الایمان اور راہ نجات اور چار باب ورمال  
وغیرہ اور کتب مروجہ فارسی عقائد اور مسائل کی پڑھ کر اور قواعد صرف و نحو کو درنطق و معانی و فلسفہ در ریاض  
تعلیم کرے اور تحصیل کتب و مینیہ یعنی تفسیر قرآن و حدیث شریف و فقہ میں بہت کوشش کرے اور تعلیم خط نسخ اور خط  
اور حسابے انشا و روزمرہ کی بالضرورت کرنا چاہے اور صحبت فسق و فجور اور اہل ولوب سے روکتا رہے اور کسی وقت  
گہوار و ڈالینگی اور فن سپاہ گری کی ہی کرے وایا کرے اور جب سن بلوغ کو پہنچی تو کسی لڑکی کی عقیقہ ہو یا پری  
سے اس کی نسبت کرے اور تا اسکان اپنے قبیلہ اور عشیرہ میں کرے اور پھر بطریق سنون اسکا نکاح بغیر امر و  
اور اس کتاب بدعات اور رسوم منہیہ کرے اور احکام نکاح سنون کرے اور بیان بدعات اور رسوم کا کہ جنک کہ  
نکاح میں فساد پیدا ہوتا ہے کتاب تحفۃ الزوہین اور امدادی الت نظیر من تصنیف نواب محمد قطب الدین  
صاحب میں تفصیل تمام مذکور میں موافق انگریز عمل میں لادے۔

یہ حقوق اولاد کے والدین کو ذمہ پر ہیں حق تبارک و تعالیٰ تو فیق عمل کی بخشے بجز جزیبہ  
آمین

اور جو کوئی یہ کلمے اولاد کو سکھلا دے کہ ہر روز چڑھ کر سورہ میں اور اٹھتے ہوئے بعد کلمہ طیب کو پڑھا دین کہ  
پر جاؤ اللہ ایک ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب جگہ ہے۔ اللہ ہمیں دیکھتا ہے۔ اللہ ہمیں  
سمجھتا ہے۔ حضرت عبد اللہ شہیل فرماتے ہیں کہ ان کلموں کی فراولت سے ایسا مقام حاصل ہو  
مردقت گناہوں سے محفوظ رہے اور سایہ آسب سے وہ کر کا محفوظ رہتا ہے اللہ باقی ۲

خاتمتہ الطبع  
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر العالمین وآلہ وصحبہ اجمعین  
رسالہ نکتہ الانبیاء عجالتہ الدقیقہ فی مسائل العقیقتہ المسماة بـ رسالہ تحقیق  
موسیٰ الادل شریف واقع حیدر آباد دکن مطبع ایما لطالی طراویہ محقر حسین ملک تاجور کتب چھاپ